اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

"بے جا مذاق"

اللہ پاک کا ارشاد:

1) اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ (Translation): بیشک ایمان والے کامیاب ہو گئے۔ جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرنے والے ہیں۔ اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں۔ (ترجمہ کنز العرفان) (پ۱۸، سورۃ المؤمنین، آیت ۱تا۳)

آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا کہ کامیاب مومن میں ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ لغو سے بچتے ہیں۔ علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لغو سے مراد ہر وہ قول، فعل اور ناپسندیدہ یا مباح کام ہے جس کا مسلمان کو دینی یا دُنیوی کوئی فائدہ نہ ہو جیسے مذاق مَسخری وغیرہ۔ (صاوی، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۱۳۵۶-۱۳۵۷) (صراط الجنان 6/492)

احادیثِ مبارکہ:

اللہ پاک کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو، نہ اس سے مذاق کرو اور اس سے وعدہ کرو تو اس کی خلاف ورزی نہ کرو۔ (جامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المراء، الحدیث ۱۹۹۵، ص ۱۸۵۲)

نور کے پیکر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: میں مزاح کرتا ہوں، لیکن حق بات کے سوا کچھ نہیں کہتا۔"

(أخلاق النبی لابی الشیخ الاصبہانی، باب ماروی فی کظمہ الغیظ وحلمہ، الحدیث ۱۷۴، ج ۱، ص ۱۸۶)

وضاحت:

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شان یہ تھی کہ مزاح بھی فرماتے اور جھوٹ بھی نہ ہوتا جبکہ دیگر لوگ جب مزاح شروع کرتے ہیں تو ان کا مقصد لوگوں کو ہنسانا ہوتا ہے خواہ کیسے بھی ہو۔ سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، "ایک شخص کوئی ایسی (جھوٹی) بات کہتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ہنساتا ہے، لیکن وہ اسے آسمان اور زمین کے فاصلے سے بھی زیادہ فاصلے تک (یعنی اتنا دور) جہنم میں لے جائے گی۔"

(مجمع الزوائد، ج۸، ص۱۷۹، رقم:۱۳۱۴۹)(احیاء العلوم ج۳، ص۲۸۳)

مزاق اور مِزاح کی تعریف:

مِزاح خوش دلی سے بات کرنے کو کہتے ہیں۔ ایسی بات جس سے اپنا اور سننے والے کا دل خوش ہو جائے اور جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے جیسے کسی کا مذاق اڑانا یہ سَخَرِیَّہ ہے۔ مِزاح اچھی چیز ہے سَخَرِیَّہ (یعنی مذاق) بری بات ہے۔ (مراۃ جلد۶، ص۱۴۷ مُخلصاً)

وضاحت:

جن احادیث میں ہے کہ حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مِزاح سے منع فرمایا وہاں سَخَرِیَّہ مراد ہے یا ہمیشہ دل لگی کرتے رہنا، ہنستے ہنساتے رہنا کہ اس سے دل مردہ ہوتا ہے غفلت طاری ہو جاتی ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے کبھی کبھی خوش طبعی کرنا ثابت ہے اسی لیے علماء کرام فرماتے ہیں کہ کبھی کبھی خوش طبعی کرنا سنت مُسْتَحَبَّہ (اور ثواب) ہے۔ (مراۃ جلد۶، ص۱۴۷ مُلخصاً) حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا مِزاح (یعنی خوش طبعی کی باتیں) بھی دین (کا حصّہ) تھیں کیونکہ ان میں بھی تبلیغ تھی (یعنی اُمت کو مِزاح کا جائز طریقہ سکھانا تھا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ سیکھانا ثواب کا کام ہی تھا)۔ (مراۃ جلد۶، ص۹۲ مُلخصاً)

مزاح کی مثال:

حضرت اُسَید بن حضیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا باتیں کر رہے تھے اور ان کی عادت میں مِزاح تھا، یہ لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے لکڑی ان کے پہلوں (sides) میں چبھوئی، انھوں نے عرض کی: مجھے بدلہ دیجئے۔ فرمایا: لے لو۔۔ عرض کی: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو کرتا پہنے ہیں اور میرا کُرتا تو ہٹا ہوا تھا (جب آپ نے لکڑی میرے جسم میں لگائی تھی)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کرتا اٹھا دیا تو انھوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پہلو کو بوسہ دیا (یعنی چومنے لگے) پھر عرض کی: یا رسول اللہ! میں یہی چاہتا تھا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی قبلۃ الجسد آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۵۳ مُلخصاً)

مذاق کی وضاحت اور مثال:

مذاق حرام اس صورت میں ہوگا جب دوسرے کو حقیر (یعنی گھٹیا) سمجھتے ہوئے اس کا مذاق اڑایا جائے جس کے سبب اسے تکلیف ہو کیونکہ ایسی صورت میں اسے ذلیل کرنا پایا جاتا ہے۔ مثلاً: کسی کی تحریر یا اس کے پیشے پر ہنسنا یا کسی کی شکل وصورت پر ہنسنا یا کسی کے چھوٹے قد یا جسم کے عیب (یعنی آنکھ کی کمزوری یا لنگڑا وغیرہ ہونے) پر ہنسنا، تو ان تمام باتوں پر ہنسنا منع ہے کہ یہ مذاق ہے۔ (احیاء العلوم ج ۳، ص ۴۰۱ ملتقطاً)

مذاق کا نقصان:

مذاق سے ہنسی زیادہ ہوتی ہے اور نتیجۃً دِل مُردہ ہو جاتا ہے۔ (لباب الاحیاء، ص ۲۳۹) مذاق مسخری وہی شخص کرتا ہے جو احمق یا متکبر ہو۔ (لباب الاحیاء ص ۳۲۵) قراٰنِ مجید کی کسی آیت کا مذاق اُڑانا کفر ہے (مُنَحُ الرَّوض الازھر للقاری ص 457) گانوں اور چٹکلوں میں طرح طرح کے مسائل ہیں، ان میں حکم شرعی کا مذاق اُڑانا بھی ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے کسی حکم کا مذاق اُڑائے تو اُس کو کافر قرار دیا جائے گا (فتاوٰی تاتارخانیہ، ج ۵ ص ۴۶۱ ملتقطاً) شریعت کا مذاق اُڑانا یا توہین کرنا کفر ہے (بہارِ شریعت حصہ 9 ص 183، فتاوٰی خیریہ ج 1 ص 105) جو اذان کا مذاق اُڑائے وہ کافر ہے (فتاوٰی رضویہ ج 5 ص 102) داڑھی کو بُرش کہنا یا داڑھی والے کا مذاق اُڑاتے ہوئے اُس کو داڑھی والا بکرا کہنا دونوں کفریات ہیں (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب ص ۴۲۲) مذاق میں کلمۂ کفر بکنا بھی کفر ہے (اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج 5 ص 202) جو مذاق مسخری میں کفر کریگا، اُس کا اسلام ختم ہو جائے گا اگرچہ کہتا ہے کہ میرا ایسا عقیدہ نہیں ہے (بہارِ شریعت حصّہ 9 ص 173، دُرِّ مُختار ج ص 343)

ہنسی مذاق کے بعض اسباب:

(1) دل لگی کی عادت (2) دوستوں کی صحبت (3) لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام بنانے کی خواہش۔

ہنسی مذاق سے بچنے کا طریقہ:

{} ہنسی مذاق سے بچنے کے لئے اُن دینی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف ہو جائیں کہ شریعت نے جو ہم پر لازم کی ہیں (فرائض علوم، قرآن پاک صحیح طرح سے پڑھنا سیکھنا، والدین کی خدمت، زوجہ اور گھر کی لازم ضروریات کو پورا کرنا، اولاد کی دینی تربیت وغیرہ)۔ اگر بندے کو واقعی اس کا علم اور احساس ہو تو پھر فضول گپوں کی

فرصت ہی نہ رہے گی{} فضولیات سے اس طرح بچے کہ فضائل اور اَخلاقِ حَسنہ کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگ جائے اور عُلومِ دِینیہ حاصل کرنا شروع کردے جو انسان کی آخرت بہتر کرنے والا ہے{} دوسروں کا مذاق اُڑانے سے اس طرح بچے کہ لوگوں کو ایذا پہنچائے گا تو وہ لوگ بھی اُسے تکلیف دیں گے تو اپنے نفس کو سمجھائے کہ دوسروں کا مذاق اُڑائے گا تو لوگ تجھے بھی مذاق کا نشانہ بنائیں گے۔(احیاء العلوم ج۳، ص۵۲۵ ماخوذاً) حضرت ابو یعقوب یوسف بن حسین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا: **اللہ** پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہنے لگے: **اللہ** پاک نے میری مغفرت فرمادی۔ پوچھا گیا: کس وجہ سے؟ فرمایا: میں سنجیدہ بات میں مذاق شامل نہ کرتا تھا۔(احیاء العلوم ج۵، ص۶۵۴)

ہنسی مذاق ہو گیا تو اب کیا کریں؟:

جو آدمی غلطی سے کسی مجلس میں مذاق یا شور وغُل کر بیٹھے وہ اٹھنے سے پہلے اللہ پاک کا ذکر کرے کہ نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "جو آدمی کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں اس نے بہت سی فضول باتیں کی ہوں تو وہ اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لے اس سے مجلس میں کی گئی غلط باتوں کی بخشش ہو جائے گی"۔ وہ یہ ہیں: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ (جامع الترمذی ص۴۹۵، ابواب الدعوات) (لباب الاحیاء ص۳۲۵) ہاں! اگر ایسا ہنسی مزاق ہے کہ جس میں دل آزاری بھی ہو تو اب معافی مانگنا ہو گی اور دیگر شرعی تقاضے پورے کرنے ہونگے۔

مَدَنی مشورہ: مذاق کی تفصیل جاننے کے لئے "**احیاء العلوم جلد۳**" کو پڑھ لیجئے۔

جواب دیجئے:

س۱) مذاق اور مذاح کسے کہتے ہیں؟ کیا ہم مذاق کر سکتے ہیں؟

س۲) بے جا مذاق کی عادت سے بچنے کا طریقہ کیا ہے؟